

## 109220-جو شخص صرف جماعت کی نماز ادا کرتا ہے تو کیا وہ کافر نہیں ہے؟

سوال

سوال: کیا یہ بات درست ہے کہ جو شخص صرف جماعت کی نماز ادا کرتا ہے وہ کافر نہیں ہے، میں نے شیع ابن عثیمین رحمہ اللہ کے بارے میں پڑھا تھا کہ انہوں نے کہا: "جو شخص صرف جماعت کی نماز ادا کرے وہ کافر نہیں ہے، کیونکہ اس نے نمازوں کو مکمل طور پر نہیں چھوڑا، اسکی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "ترک الصلاۃ" [الف لام کیسا تھا] فرمایا ہے "ترک صلاۃ" [بغیر الف لام کے] نہیں فرمایا" تو کیا ابن عثیمین یا ابن تیمیہ سے ایسا بیان منقول ہے؟

پسندیدہ جواب

تارک نماز شخص کے کفر کے بارے میں اختلاف رائے ہے، کہ کتنی نمازیں چھوڑنے پر انسان کافر ہو جاتا ہے، چنانچہ اکثر علمائے کرام اس بات کے قائل ہیں کہ ایک یادو فرض نمازوں کے چھوڑنے پر انسان کافر ہو جاتا ہے۔

بجہ کچھ علماء کا کہنا ہے کہ تارک نماز اس وقت تک کافر نہیں ہوتا جب تک وہ مطلقاً نماز نہ پڑھے۔

پہلا قول اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ نے صحابہ کرام اور تابعین سے نقل کیا ہے، اس بارے میں امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"میں نے اسحاق بن راہویہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہے کہ تارک نماز کافر ہے، اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لیکر آج تک ابل علم کی بھی رائے تھی، کہ جو شخص بھی بغیر کسی عذر کے نماز نہیں پڑھتا اور نماز کا وقت نکل جاتا ہے تو وہ شخص کافر ہے۔"

نماز کا وقت نکل جانے کا مطلب یہ ہے کہ ظہر کی نماز کو اتنا مونخر کیا جائے کہ سورج ہی غروب ہو جائے، اور مغرب کی نماز کو صحیح فجر تک مونخر کر دے۔

ہم نے جو نمازوں کے آخری وقت ذکر کئے ہیں؛ اس کی دلیل یہ ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرف، مزدلفہ اور سفر میں دو دو نمازیں جمع کر کے پڑھی ہیں، چنانچہ ایک نماز کو دوسری نماز کے وقت میں پڑھا، لہذا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسا اوقات پہلی نماز کے وقت دوسری نماز، اور دوسری نماز کے وقت میں پہلی نماز ادا کی، تو اس سے معلوم ہوا کہ عذر اور مجبوری کی حالت میں [ظہر و عصر یا مغرب و عشاء] دونوں نمازوں کا ایک ہی وقت ہے، جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حائضہ عورت کو غروب آفتاب سے پہلے پاک ہونے کی صورت میں ظہر اور عصر دو نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا، اور اسی طرح اگر حائضہ رات کے آخری حصے میں پاک ہو تو مغرب اور عشاء دونوں نمازوں پڑھنے کا حکم دیا گیا" انتہی

ما خوذ ارکتاب: "تنظيم قدر الصلاۃ" (2/929)

اور محمد بن نصر رحمہ اللہ نے امام احمد کا قول ذکر کیا ہے کہ:

"جان بوجھ کر نماز چھوڑنے کے علاوہ کسی بھی گناہ سے انسان کافر نہیں ہوتا، چنانچہ اگر کسی نے نماز ترک کی اور دوسری نماز کا وقت ہو گیا تو اس سے تین مرتبہ توبہ کا موقع دیا جائے گا"

اسی طرح ابن مبارک رحمہ اللہ کا قول ذکر کیا:

"بس شخص نے جان بوجھ کر بغیر کسی وجہ کے نماز ترک کی حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت داخل ہو گیا تو وہ شخص کافر ہے"

"اعظیم قدر الصلة" (2/927)

ابن حزم رحمہ اللہ کرتے ہیں :

"ہمیں عمر بن خطاب، معاذ بن جبل، ابن مسعود اور دیگر سترہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیستھ ساتھ ابن مبارک، احمد بن حنبل، اور اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ سے بتلایا گیا ہے کہ جس شخص نے یاد ہونے کے باوجود فرض نماز جان بوجہ کرچھوڑ دی حتیٰ کہ نماز کا وقت ختم ہو گیا، تو وہ کافر اور مرتد ہے، اسی کے قائل امام مالک کے شاگرد عبد اللہ بن ماچشوں قائل ہیں، اور عبد الملک بن جبیب اندلسی وغیرہ بھی یہی بات کہتے ہیں" انتہی

"الفصل فی الملل والآهواء والخل" (3/128)

اسی طرح ابن حزم رحمہ اللہ "الخلی" (2/15) میں بھی فرماتے ہیں :

"عمر، عبد الرحمن بن عوف، معاذ بن جبل، ابوہریرہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ منقول ہے کہ جس شخص نے ایک فرض نماز بھی جان بوجہ کرچھوڑ دی، اور نماز کا وقت ختم ہو گیا تو وہ شخص مرتد اور کافر ہے" انتہی

وائسی فتویٰ کیمیٰ نے بھی اس قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے، خاص طور پر عبد العزیز بن بازرحمہ اللہ نے، دیکھیں : "فتاویٰ الجیع" (6/40, 50)

دوسراؤں یہ ہے کہ : تارک نماز کافر نہیں ہے، الا کہ مطلق طور پر نماز ترک کر دے تو کافر ہو گا، یہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا موقف ہے، لیکن اسکے ساتھ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بھی نماز پڑھتا ہے، اور کبھی نہیں پڑھتا، اسے حکمران یا اسکے قاصد کی جانب سے نماز کی دعوت دی جائے اور پھر بھی نمازنہ پڑھنے تو وہ بھی کافر ہو گا، ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ، جو شخص بھی نماز پڑھتا ہے اور کبھی نہیں اور وہ اپنے دل میں آئندہ نمازنہ پڑھنے کا عزم کر لے تو دلی طور پر وہ بھی کافر ہو جائے گا، یعنی اللہ کے ہاں اسکا معاملہ کفر والا ہی ہو گا۔

دیکھیں : "مجموع الفتاویٰ" (22/49)، "شرح الحمدۃ" (7/615)، و "شرح الحمدۃ" (2/94)

اسی دوسرے قول کے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ قائل ہیں، آپ کہتے ہیں :

"دلائل سے جو محسوس ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ : وائسی طور پر نماز ترک کرنے کی وجہ سے ہی کفر کا فتویٰ لگایا جائے گا؛ یعنی اسکا مطلب یہ ہے کہ نماز چھوڑنا اس نے اپنی عادت ہی بنالی ہے کہ ظہر، عصر، مغرب، عشاء، اور فجر کوئی بھی نماز ادا نہیں کرتا تو ایسے شخص کو کافر قرار دیا جائے گا، چنانچہ اگر کوئی ایک دو فرض نمازوں پڑھ لیتا ہے، تو ایسے شخص کو کافر نہیں کہا جائے گا، کیونکہ ایسے شخص کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے مکمل طور پر نماز چھوڑ دی ہے، اسکی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافرمان : (آدمی اور شرک کے درمیان فرق نماز چھوڑنے کا ہے) حدیث کی عربی عبارت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "ترک الصلة" [الف لام کیستھ] فرمایا ہے "ترک صلة" [الف لام کے بغیر] نہیں فرمایا" انتہی

"الشرح الجمیع" (2/26)

جکہ ایسا شخص جو صرف جسم ہی پڑھتا ہے، اسکے علاوہ نمازوں نہیں پڑھتا، ایسے شخص کے بارے میں ہمیں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کوئی ایسی بات لکھی ہوئی نہیں ملی، لیکن ہم نے یہ سوال ان سے براہ راست پوچھا تھا، تو انہوں نے فرمایا تھا : "ظاہر یہی ہے کہ وہ کافر ہو جائے گا" اس لئے کہ ہر ہفتے میں پیشیں نمازوں میں سے صرف ایک نماز پڑھنا بہت کم ناساب ہے، چنانچہ اتنے کم ناساب کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ نمازی ہے، بلکہ وہ تارک نماز ہے۔

والله اعلم.